سوال

(24) حاملہ یا مرضعہ روزہ ترک کردے (ترمذی) قضا کا ذکر نہیں لئ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حاملہ یا مرضعہ روزہ ترک کردے (ترمذی) قضا کا ذکر نہیں۔ «وَالْعَافِيَةُ عَمَّن سُكِتَ» نیز «ذَرُونِي فِيمَا تَرَكْتُكُم» زیر نظر رکھتے ہوئے جواب عطا فرمائیں، (سائل مذکور)۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حاملہ اور مرضعہ بیمار کے حکم میں ہیں۔ اس لیے فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ کا حکم ان کو بھی شامل ہے۔ (اہل حدیث ۳۰ رمضان ۱۳۶۲ھ)

تشریح: . . . دودھ پلانے والی اور حمل والی عورت اگر روزہ نہ رکھ سکے تو وقت پر روزہ توڑ کر بعد کو قضا کریں۔ اس بارے میں بہت سی احادیث اور آثار وارد ہیں۔ ان میں سے کچھ دلائل پیش کیے جاتے ہیں۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے۔

((عن انس بن مالک الکعبی قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ وضع من المسافر شطر الصلوٰۃ والصوم عن المسافر وعن المرضع والحبلی رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ))

''انس بن مالک الکعبی سے مروی ہے، انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک اللہ تعالیٰ نے مسافر سے نصف نماز اٹھایا ہے، اور روزہ مسافر اور دودھ پلانے والی اور حمل والی عورت سے اٹھایا۔''

آیہ کریمہ اور حدیث میں بالتصریح یہ بات ظاہر ہے کہ مسافر کو بعد مقیم ہوجانے کے روزہ قضا کرنا چاہیے، اور جب مرضع کا عطف مسافر پر ہے، اور حبلی کا مرضع پر تب مرضعہ اور حاملہ کو بھی مسافر پر قیاس کیا جائے گا۔ موطا امام مالک میں حاملہ کے ذکر کے بعد لکھتے ہیں۔

((قال مالک واھل العلم یریدون علیھا القضاء کما قال اللہ عزوجل فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ویریدون ذلک مرضاً من الامراض مع الخوف علی ولدھا))

''امام مالک نے کہا اور اہل علم روایت کرتے ہیں کہ حاملہ پر روزہ کی قضا ہے، جیسا کہ اللہ پاک نے فرمایا: پس جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا مسافر ہو پس گنتی ہے، دوسرے دنوں سے۔ روایت کرتے ہیں کہ وہ جمیع امراض سے ایک مرض ہے۔ ساتھ خوف کرنے اولاد اپنی سے یعنی حاملہ بمنزلہ مریض کے ہے۔''

اور مریض کو جب بعد المرض روزہ فوت شدہ کو قضا کرنا چاہیے، تو اسی حاملہ کا بھی حال ہے، تفسیر خازن میں آیت مذکورہ کے تحت میں ارقام فرماتے ہیں:

((الحامل والمرضع اذا خافتا على ولديهما افطرتا وعليهما القضاء والكفارة))

''یعنی حمل والی اور دودھ پلانے والی جب اپنی اولاد پر خوف کریں، تو افطار کریں اور ان دونوں پر قضا اور کفارہ ہے۔''

اور امام بخاری رحمہ اللہ بخاری شریف کے جزاٹھارہویں میں ارشاد فرماتے ہیں:

((وقال الحسن وابراهيم فى المرضع والحامل اذا خافتا على انفسهما اوولدهما تفطران وتقضيان))

''یعنی دودھ پلانے والی اور حمل والی کے بارہ میں حسن بصری اور ابراہیم نے کہا کہ وہ دونوں اگر اپنے نفس پر یا ان کی اولاد پر خوف کری۔ تو افطار کرلیں اور بعد کو وہ روزہ قضا کریں۔''

اسی کے ماتحت میں ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں حسن بصری سے روایت کرتے ہیں۔

((قال المرضع اذا كافت وهى بمنزلة المريض)) (ترجمہ)

''حسن بصری رحمۃ اللہ نے کہا دودھ پلانے والی جب خوف کرے اپنی اولاد پر تو افطار کرے، اور مسکین کو کھانا کھلادے، اور حاملہ جب اپنے جی پر خوف کرے تو افطار کرلے، اور بعد کو قضا کرلے، اور وہ بمنزلہ مریض کے ہے۔''

اس سے بھی معلوم ہوا کہ حاملہ بمنزلہ بیمار کے ہے، اور بیمار کے بارہ میں خداوند کریم صاف فرماتا ہے۔

فعدة من ايام اخر

یعنی مریض اگر رمضان شریف میں روزہ نہ رکھ سکے تو پیچھے کو قضا کرے۔ علامہ شمس الحق صاحب فاضل عظیم آبادی عون المعبود شرح ابی داؤد میں حدیث مذکورۃ الصدر کے تحت بیان فرماتے ہیں۔

((الحامل والمرضع يفطران ابقاء على الولد ثم يقضيان ويطعمان من اجل ان افطارهما كان من اجل غير انفسهما))

''حاملہ اور مرضعہ ان کی اولاد کو باقی رکھنے کے لیے افطار کریں، پھر قضا کریں، اور کھانا کھلائیں۔ اس لیے کہ ان دونوں کا افطار غیر کے لیے ہے۔''

اب رہا وہ قول جو کہ سبل السلام میں ابن عباس اور ابن عمر سے مروی ہے کہ:

((الحامل والمرج انهما يفطران وَلاقضاء))

''حامل اور مرضعہ کے بارہ میں عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ وہ دونوں افطار کریں۔ اور ان پر قضا نہیں ہے۔''

سو جواب اس کا یہ ہے کہ آیت قرآنی اور حدیث نبوی ﷺ رہتے ہوئے قول صحابی ہمارے لیے حجت نہیں ہے۔

الخ (راقم محمد عزت اللہ غفرلہ اللہ از جمال گنج ۹ (فتاویٰ ثنائیہ جلد ۱ ص ۴۰۶) (۱۸ ۲ جمادی الثانی ۳۶ھ)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 06 ص 101-103

محدث فتویٰ